حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بطور خاتم النبیین

ڈاکٹر غزالہ بٹ☆

Abstract:

"The Prophet Muhammad (ﷺ) is the last Prophet of Allah. It is proved not only in the light of Qur'an & Sunnah, but the teachings of the earlier Prophets also provide vivid guidance, in this regard The Prophet Mohammad (Peace be upon him) is the last of all Prophets. But the problem is that inspite of total evidance, the people of the book (اہلِ کتاب) refused to accept the divine reality without any justification. Infact, to refuse this reality is to refuse the status of all the Prophets because they themselves are the witnesses of it."

ختم نبوت سے مراد ہے کہ رسول اللہ ﷺ بعد زمانی اور بُعد مکانی کے اعتبار سے آخری نبی ہیں۔ آپؐ پر سلسلہ نبوت منقطع ہو چکا ہے۔ آپؐ کے بعد جو بھی دعوی نبوت کرے گا وہ کذاب دجال ہے۔ اس پر ایمان لانے والا اور اُس کی نبوت کو تسلیم کرنے والا کافر ہوگا۔

لفظ خاتم کی لغوی تحقیق

اس لفظ کے بارے میں دو قرآتیں روایت کی جاتی ہیں۔ بعض حضرات نے اس لفظ کو نبی اکرم ﷺ سے ت کی زبر (خاتَم) کے ساتھ پڑھتے ہوئے سنا ہے اور بعض نے ت کی زیر (خاتِم) کے ساتھ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

امام المفسرین ابن جریر الطبری اور جمہور مفسرین نے اپنی اپنی تفاسیر میں فرمایا ہے کہ دو قرأت میں یعنی (خاتَم) زبر کے ساتھ صرف دو قاریوں حسن اور عاصم کی قرأت ہے اس کے علاوہ تمام قاریوں کے نزدیک (خاتِم) بالکسر مختار ہے۔

لفظ (خاتَم) بالفتح اور خاتِم (بالکسر) دونوں قرأتوں کی مفصل شرح ناظرین کی پیش نظر۔

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اِسلامیہ، گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج برائے خواتین، کوپر روڈ، لاہور

مسئلہ ختم نبوت

دونوں لفظ کلام عرب میں چند معانی میں مستعمل ہیں۔

خاتم الفتح کے ساتھ مختلف معانی

''انگشتری، انگوٹھی مثلاً خاتم ذھب سونے کی انگوٹھی۔ (۱)
آخرقوم کے معنی ہیں۔ (۲)
گھوڑے کے پاؤں میں جوتھوڑی سفیدی ہو۔ (۳)
گدی کے نیچے جو گڑھا ہے اسے بھی خاتم کہتے ہیں۔ (۴)
مہر کا جو نقش کاغذ وغیرہ پر اتر آتا ہے۔ (۵)
نگینہ مہر جس پر نام کندہ ہو۔ (۶)
مہر کا جو نقش کاغذ وغیرہ پر اتر آتا ہے۔ (۷)

خاتم الکسر کے ساتھ مختلف معانی

نگینہ مہر جس پر نام کندہ ہو۔ (۸)
انگشتری، انگوٹھی مثلاً خاتم ذھب سونے کی انگوٹھی۔ (۹)
آخرقوم کے معنی ہیں۔ (۱۰)
گھوڑے کے پاؤں میں جوتھوڑی سفیدی ہو۔ (۱۱)
گدی کے نیچے جو گڑھا ہے اسے بھی خاتم کہتے ہیں۔ (۱۲)

صرف خاتم الکسر کے ساتھ

بمعنی اسم فاعل کسی چیز کو ختم کرنے والا۔ (۱۳)

مندرجہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ دونوں لفظ ساتھی معی میں مستعمل ہیں اول پانچ معانی دونوں میں مشترک نمبر۴ بالا کسر اور نمبر۷ بالفتح خاص ہے۔ خاتم ابا کسر کے چھ معنی میں سے کونسے معانی مراد ہو سکتے ہیں اور خاتم بالفتح کے چھ معانی میں سے کونسے مراد ہو سکتے ہیں۔ پہلا اور دوسرا معنی (مہر نگینہ، انگوٹھی) آیت میں حقیقت کے اعتبار سے مراد نہیں ہو سکتے اور علماء کا اس اصول پر اجماع ہے کہ جب تک حقیقی معنی درست ہو مجازی مراد نہیں لے سکتے۔ لہذا مجازی معنیٰ اختیار کرنا باطل ہے۔

چوتھا اور پانچوں معنی بالکل درست نہیں ہوسکتا، کیونکہ یہ معانی نہ حقیقت کے اعتبار سے اور نہ ہی مجازاً درست ہیں۔ ساتواں معنی مہر کا نقش یہ بھی حقیقی معنی کے اعتبار سے مراد نہیں اور مجازی لینے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

اب صرف دو احتمال باقی ہیں۔ تیسرا معنی یعنی آخر قوم اور چھٹا معنی یعنی ختم کرنے والا یہ دونوں معانی بالکل درست ہیں۔ پہلا معنی دونوں قرأتوں بالکسر بالفتح پر درست ہے اور دوسرا بالکسر کے ساتھ نتیجہ یہی نکلا کہ تمام تفاسیر واحادیث سے قطع نظر صرف لغت عرب یہ فیصلہ دیتی ہے کہ آیت کا معنی نبیوں کو ختم کرنے والا اور آخر النبین ہے فقط۔

کتاب لغت سے استدلال

"وخاتم النبيين لانه ختم النبوة الى تممها بجمحيئه۔"(۱۴)

(آپ ﷺ کو خاتم النبیین اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپؐ نے نبوت کو ختم کر دیا یعنی آپؐ نے تشریف لا کر نبوت کو تمام کر دیا۔)

"خاتم النبوة بكسر التاء الى فاعل الختم وهو الاتمام و بفتحها بمعنى الطابع الى شى بدل على انه لا نبى بعدى۔(۱۵)

"وتسمية نبينا خاتم الانبياء لان الخاتم اخر القوم قال الله تعالىٰ: ﴿ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين﴾(۱۶)

ختم نبوت قرآن مجید کی روشنی میں

قرآن مجید کے روشن دلائل میں سے یہ بھی ہے کہ خود قرآن مجید کی بعض آیات دیگر آیات کی تفسیر کرتی ہیں۔ آیت ختم نبوت کی وضاحت دیگر قرآنی آیات کی روشنی میں کرتے ہیں۔

"اليوم اكملت لكم دينكم واتتمت عليكم نعمتى ورضيت لكم الاسلام دينا"(۱۷)

(آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمتوں کو پورا کر دیا اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند فرمایا۔)

آیت مذکورہ بالا اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام وجوہ سے اس امت کے لیے اپنا دین مکمل کر دیا لہٰذا یہ قیامت تک کے لیے تمام مخلوق کو کافی ہے۔

ثابت ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہ رہی اور نہ ہی آپؐ کے دین کے بعد کسی دین کی حاجت رہی کیونکہ دین مکمل ہو چکا ہے۔

"قل يايها الناس انى رسول الله اليكم جميعا"(۱۸)

(آپ فرما دیجئے کہ اے لوگو بے شک میں تمام کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔)

آیت مقدسہ سے واضح ہو گیا کہ آپؐ کی بعثت تا قیامت تمام کائنات کے لیے عام ہے۔ لہٰذا یہ آیت آپؐ پر ختم نبوت کا اعلان واظہار ہے۔

''وَمَا اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیۡرًا وَّنَذِیۡرًا''(۱۹)

(اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔)

یہ آیت بھی آپؐ کی بعثت کے عموم اور ختم نبوت پر دلالت کرتی ہے۔

''وَمَا اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ''(۲۰)

(اور ہم نے آپؐ کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔)

مذکورہ بالا آیت ختم نبوت کا تقاضا کرتی ہے۔ کیونکہ آپؐ کے بعد اگر کسی کی نبوت کو تسلیم کیا جائے تو نبی اکرم ﷺ کا تمام جہاں والوں کے لیے رحمت ہونا باقی نہ رہے گا حالانکہ آپؐ پر رحمۃ للعالمین ہیں۔

''ولقد ارسلنك للناس رسولا''(۲۱)

(تحقیق ہم نے آپؐ کو تمام لوگوں کے رسول بنا کر بھیجا ہے۔)

''وَمَنۡ یُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡ بَعۡدِ مَاتَبَیَّنَ لَہُ الۡھُدٰی وَیَتَّبِعۡ غَیۡرَ سَبِیۡلِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ نُوَلِّہٖ مَاتَوَلّٰی وَنُصۡلِہٖ جَھَنَّمَ وَ سَآءَ تۡ مَصِیۡرًا''(۲۲)

(اور جس نے رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد اور مؤمنین کے راستے کے علاوہ (کسی راستہ) کی پیروی کی تو ہم اس کو پھیر دیں گے جس طرف وہ پلٹا اور ہم اسے جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔)

اگر رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا ہو تو دو صورتیں ہوں گی۔

۱۔ آیت مذکورہ کے مطابق وہ اتباع مؤمنین کرے گا۔

۲۔ یا پھر بمقتضائے نبوت لوگوں کو اپنے اتباع کی دعوت دے گا۔

پہلی صورت میں قلب موضوع لازم آتا ہے اور بدیہی البطلان ہے کیونکہ رسول اس لیے نہیں آتے کہ لوگوں کی اتباع کریں بلکہ وہ تو لوگوں کی ہدایت اور صراط مستقیم پر چلانے کے لیے آتے ہیں۔

''ھُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡھُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡھِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیۡدًا''(۲۳)

(اللہ رب العزت وہ ذات اقدس ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس دین کو تمام ادیان پر غالب کردے۔)

اس آیت مبارکہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ دین اسلام تمام ادیان سابقہ سے بالاتر ہے۔ لہٰذا یہ دین تمام ادیان کے بعد ہوا اور رسول اللہ ﷺ تمام انبیا ﷺ تمام انبیاء و رسل کے بعد مبعوث ہوئے۔ لہٰذا آپؐ کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا نہ رسول۔

''وَالَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ''(۲۴)

(اور مؤمنین وہ لوگ ہیں جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپؐ کی طرف نازل کی گئی اور ان رسولوں اور کتابوں پر جو آپؐ سے پہلے نازل کیے گئے۔)

مذکورہ بالا آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا کیونکہ آپؐ وہ آخری پیغمبر ہیں جن پر ایمان لانا ضروری ہے۔

لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی "(۲۵)

(تم میں سے جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا اور جہاد کیا وہ دوسروں کے برابر نہیں ہیں۔ ان کا ان لوگوں سے بہت بڑا درجہ ہے جنہوں نے اس کے بعد (راہ خدا) خرچ کیا اور قتال کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے نیک عاقبت کا وعدہ فرمایا ہے۔)

اس آیت کا تقاضا یہ ہے کہ فتح مکہ سے پہلے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے صحابہ کرامؓ بعد میں خرچ کرنے والوں سے افضل ہیں، اگر نبی ﷺ کے بعد کسی کا نبی ہونا ممکن ہوتا تو وہ ان صحابہ سے افضل ہوتا کیونکہ نبی غیر نبی سے افضل ہوتا ہے اور ان صحابہ سے اس کا افضل ہونا اس آیت کے خلاف ہے۔ لہٰذا آپؐ کے بعد کسی نبی کا مبعوث ہونا ممکن نہیں۔

مسئلہ ختم نبوت پر احادیث مبارکہ

"عن ابی هريرةؓ ان رسول الله ﷺ قال ان مثلی ومثل الانبياء من قبلی كمثل رجل بنئی بيتا فاحسنه واجمله الاموضع البنة من زاويتر فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه البنة وانا خاتم النبين۔"(۲۶)

(حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے خوبصورت گھر بنایا اور اسے خوف مزین کیا لیکن اس کے کنارے سے ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس گھر کا طواف کرنے لگے اور اس پر تعجب (رشک) کرنے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی اور میں آخری ہی ہوں۔)

"عن ابی هريرةؓ قال: قال رسول الله ﷺ يايها الناس انه لم يبق من النبوة الا المبشرات۔"(۲۷)

"حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نبوت میں ماسوا مبشرات (پاکیزہ خواب، خوشخبریاں) کے کچھ باقی نہ رہا۔"

"عن ابی هريرةؓ فی حديث شفاعة فيقول لهم عيسی اذهبوا الی غير الی

محمد ﷺ فباتونی فیقولون یا محمد ﷺ انت رسول اللّٰہ وخاتم النبیین۔"(۲۸)

(حضرت ابوہریرہؓ سے حدیث شفاعت میں روایت کیا گیا کہ (روزِ قیامت) حضرت عیسیٰؑ لوگوں سے فرمائیں گے آج میرے سوا محمد ﷺ کی طرف جاؤ تو لوگ آپؐ کی بارگاہ میں عرض کریں گے کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔"

"عن ابی امامة باھلیؓ عن النبی ﷺ فی حدیث طویل وانا آخر الانبیا وانتم آخر الامم۔"(۲۹)

(حضرت ابوامامہ باہلیؓ نبی اکرم ﷺ سے ایک طویل حدیث میں روایت کیا کہ آپؐ نے فرمایا کہ میں انبیاء میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔)

"عن عریاض بن ساریةؓ عن رسول اللّٰہ ﷺ قال انی عند اللّٰہ مکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنحل فی طینة۔"(۳۰)

(حضرت عرباض بن ساریہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ آپؐ نے فرمایا میں عنداللہ اس وقت آخری نبی تھا جب آدمؑ اپنے خمیر میں گوندھے ہوئے تھے۔)

"عن جابر بن عبداللّٰہؓ ان النبی ﷺ قال انا قائد المرسلین ولا فخروانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع و مشفع ولا فخر۔"(۳۱)

(حضرت جابر بن عبداللہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا آپؐ نے فرمایا کہ میں رسولوں کا قائد ہوں مجھے اس پر فخر نہیں اور میں آخری نبی ہوں کوئی فخر نہیں اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں گا میری شفاعت قبول ہوگی کوئی فخر نہیں۔)

"عن ابی امامة قال قال رسول اللّٰہ ﷺ فی خطبة یوم حجة الوداع ایھا الناس انه لا نبی بعدی ولا امة بعدکم الا فاعبدوا ربکم وصلوا خمسکم وصوموا شھرکم وادوہ زکواة اموالکم طیبة بھا انفسکم واطیعوا ولاة امورکم تدخلوا الجنة ربکم"(۳۲)

(حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا اے لوگو بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں خبردار رہو کہ تم اپنے رب کی عبادت کرو، پانچ نمازیں ادا کرو اپنے مہینے کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کر کے اس سے اپنے نفس پاک کرو اور اپنے (نیک) حکمرانوں کی اطاعت کرو تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔)

"عن حذیفه قال قال رسول اللّٰہ ﷺ فی امتی کذابون دجالون سبعة وعشرون منھم اربعة نسوة وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔"(۳۳)

(حضرت حذیفہ سے روایت ہے آپؐ نے فرمایا کہ میری امت میں ستائیس جھوٹے

دجال ہوں گے ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔)

"عن ابی ذرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ یا ابا ذر اول الانبیاء ادم واخرہ محمد ﷺ"(۳۴)

(حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر انبیاء میں سب سے پہلے آدم اور سب سے آخری محمد ﷺ ہیں۔)

"عن قتادۃؓ کنت اول الناس فی الخلق واخرھم فی البعث۔"(۳۵)

(حضرت قتادہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں پیدائش کے اعتبار سے لوگوں سے سب سے اول ہوں اور بعثت کے اعتبار سے آخری ہوں۔)

مسئلہ ختم نبوت پر آئمہ تفسیر کی روشنی

قول نمبر ۱:

امام المسفرین حضرت ابوجکفر ابن جریدطبریؒ اپنی عظیم الشان تفسیر میں نقل فرماتے ہیں:

"ولکنہ رسول اللہ ﷺ وخاتم النبیین الذی ختم النبوۃ فطبع علیھا فلا تفتح لا حد بعدہ الی قیام الساعۃ وبنحو اللذی قلنا قال اھل التاویل"(۳۶)

(لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور خاتم النبین یعنی وہ شخص جس نے نبوت کو ختم کر دیا اور اس پر مہر لگادی پس وہ آپ کے بعد کسی کے لیے نہ کھوی جائے گی قیامت کے قائم ہونے تک اور ایسا ہی آئمہ تفسیر وصحابہ کرامؓ وتابعین نے فرمایا ہے۔)

قول نمبر ۲:

رئیس المفسرین حافظ عماد الدین ابن کثیر اپنی مقبول ومستند تفسیر میں فرماتے ہیں:

"فھذہ الایۃ نص فی انہ الانبی بعدہ واذا کان لا بنی بعدہ فلا رسول باالطریق الاولیٰ والاخری لان مقام الرسالۃ اخص من مقام النبوۃ فان کل رسول نبی ولا ینعکس و بذلک وردت الاحادیث المتواترۃ عن رسول اللہ ﷺ من حدیث جماعۃ من الصحابۃؓ"(۳۷)

(پس یہ آیت اس بات میں نص صریح ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا اور جب کوئی نبی نہ ہو تو رسول بدرجہ اولیٰ نہ ہوگا کیونکہ مرتبہ رسالت کا نسبت مرتبۂ نبوت کے خاص ہے ہر رسول کا نبی ہونا ضروری ہے اور ہر نبی کا رسول ہونا ضروری نہیں (جیسا کہ ہم نے مقدمہ رسالت میں مفصل عرض کیا ہے) اور اسی پر رسول اللہ ﷺ سے حدیث متواترہ وارد ہوئی جس کو صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت نے آپ سے نقل کیا ہے۔)

قول نمبر ۳:

علامہ زمخشری اپنی مشہور ومقبول تفسیر کشاف میں فرماتے ہیں:

"خاتم بفتح التاء بمعنی الطابع وبکسرها بمعنی الطابع وفاعل الختم تقویة قرآئة عبداللّٰہ بن مسعودؓ ولکن نبیاء ختم النبیین فان قلت کیف کان آخر الانبیاء و عیسیٰ ینزل فی اخر الزمان قلت معنی کونه اخر الانبیاء انه لاینبائه احد بعده وعیسیٰ ممن نبی قبله الخ"(۳۸)

(خاتم بفتح التاء بمعنی آلہ مہراور بکسر التاء بمعنی مہر کرنے والا یا ختم کرنے والا اور اسی معنیٰ تم کرنے والا) کی تقویت کرتی ہے۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت ولکن نبیا ختم النبیین پس اگر آپ یہ کہیں آپ آخرالانبیاء ہونے کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے بعد کوئی شخص نبی نہ بنایا جائے گا تو اب نزول عیسیٰ سے کچھ اعتراض نہیں ہوسکتا کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام لوگوں میں سے ہیں جو آپ سے پہلے نبی بنا کر بھیجے گئے۔)

قول نمبر۴:

سید محمود آلوسی بغدادیؒ نے اپنی مشہور و مستند تفسیر روح المعانی میں ارشاد فرمایا ہے:

"والمراد بالنبی ما هواعم من الرسول فیلزم من کونه خاتم النبینکونه خاتم المرسلین۔"(۳۹)

(اور نبی سے مراد وہ ہے جو رسول سے عام ہے پس آپ کے خاتم النبیین ہونے سے خاتم المرسلین ہونا بھی لازم ہوگا۔)

قول نمبر۵:

"وکونه ﷺ خاتم النبیین مما نطق به الکتاب وصدعت به السنة واجمعت علیه الامة فیکفر مدعی خلافه وبقتل ان اصر۔"(۴۰)

(اور آنحضرت ﷺ کا آخر النبیین ہونا ان مسائل میں سے ہے جن پر قرآن مجید بول اٹھا اور جن پر احادیث نے صاف صاف تقریر کی اور جس پر امت نے اجماع کیا اس لئے اس کے خلاف کا دعویٰ کرنے والے کو کافر سمجھا جائے گا اور اگر توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے گا۔)

قول نمبر۶:

اور تفسیر کی مشہور کتاب خازن میں ہے:

"خاتم النبیین ختم اللّٰہ به النبوۃ فلا نبوۃ بعده ای و لا معه۔"(۴۱)

(خاتم النبیین یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبوت ختم کر دی پس نہ آپ کے بعد کوئی نبوت ہے اور نہ آپ کے ساتھ)

قول نمبر۷:

اور علامہ نسفی نے اپنی مستند و معتبر تفسیر مدارک التنزیل میں لکھا ہے:

”خاتم النبیین بفتح التاء عاصم بمعنی الطابع ای آخر ھم یعنی لائینبا احتد بعدہ وعیسیٰ ممن نبی قبلہ وغیرہ بکسر التاء بمعنی الطابع وفاعل الختم وتقویہ قراء ت عبداللہ بن مسعودؓ“۔(۴۲)

(خاتم النبیین عاصم کی قراء میں بفتح التاء بمعنی مہر جس سے مراد آخر ہے یعنی آپ کے بعد کوئی شخص نبی نہ بنایا جائے گا اور عیسیٰ آپ سے پہلے نبی بنائے گئے تھے اس لیے ان کے نزول سے کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا اور علاوہ عاصم کے سب قراء کے نزدیک بکسر التاء بمعنی مہر کرنے والا اور ختم کرنے والا اور اسی معنی کی تائید کرتی ہے عبداللہ بن مسعودؓ کی قراءت۔)

قول نمبر۸:

ابوالبقاء نے اپنی کلیات میں فرمایا ہے:

”و تسمیة نبینا خاتم الانبیاء لان الخاتم اخر القوم قال اللہ تعالیٰ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ثم قال ونفی الاعم یستلزم نفی الاخص۔“(۴۳)

(اور ہمارے نبی ﷺ کو خاتم النبیین کہنا اس لیے ہے کہ خاتم کے معنی آخرالقوم کے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین“ اور نفی عام کی مستلزم ہے نفی خاص کے لیے یعنی آپ کے بعد نبوت کی نفی رسالت کی نفی مستلزم ہے نفی خاص کے لیے یعنی آپ کے بعد نبوت کی نفی رسالت کی نفی مستلزم ہے۔)

مسئلہ ختم نبوت پر صوفیاء کرام کے اقوال

قول نمبر۱:

عارف باللہ حضرت مولانا جامیؒ اپنے عقائد نامہ میں تحریر فرماتے ہیں:

”اللہ ختم کرد پیغمبران را علیہ السلام بحمد علیہ السلام چنانکہ خدای گفت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین چون خاتم بنصب خوانی مہر پیغمبران وچون خاتم بکسر خون ی مہر کنندہ باشد وآخر کنندہ و نیز پیغمبر ﷺ علی را کرم اللہ وجہہ گفت انت منی بمنزلة ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی۔ و نیز گفت وانا العاقب لا نبی بعدی الخ“۔(۴۴)

اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو محمد ﷺ پر ختم فرمایا جیسا کہ ارشاد ہے:

”وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ“

جب خاتم کو فتح فا پڑھو تو معنی پیغمبروں کی مہر اور ان کے ختم کرنے والے اور اگر بالکسر پڑ تو تو معنی مہر کرنے والے اور آخر کرنے والے ہوں گے نیز نبی مکرم ﷺ نے حضرت علیؓ

کو فرمایا کہ تم مجھ سے وہ نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰؑ سے تھی مگر ہارون نبی تھے اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا اس لیے تم نبی نہیں نیز فرمایا کہ میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔''

قول نمبر۲:

حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ غنیۃ الطالبین میں تحریر فرماتے ہیں:

''ای الروافض ادعت ایضا ان علیا نبی (الی قولہ) لعنھم اللّٰہ والملائکۃ وسائر خلقہ الی یوم الدین وقلع واجار خضرائھم ولا جعل منھم فی الارض دیارا فانھم بالغوا فی غلوھم ومردود علی الفکر وتر کوا الاسلام و فارقوا الایمان وجحدوا الالہ والرسول والتنزیل فنعود باللّٰہ ممن ذھب الی ھذہ المقالۃ۔''(۴۵)

(روافض نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ حضرت علیؓ نبی ہیں۔لعنت کرے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور تمام مخلوق ان پر قیامت تک اور برباد کرے ان کی کھیتیوں کو اور نہ چھوڑے ان میں سے کوئی گھر میں بسنے والا اس لیے کہ انہوں نے اپنے غلو میں مبالغہ سے کام لیا ہے اور کفر میں جم گئے اور اسلام و ایمان کو چھوڑا اور انبیاء اور قرآن کریم کا انکار کیا پس ہم اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں اس شخص سے جس نے یہ قول اختیار کیا۔)

قول نمبر۳:

علامہ عارف باللہ شیخ عبدالغنی نابلسیؒ شرح فرائد میں روافض کی تکفیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''فساد مذھبھم غنی عن البیان بشھادۃ العیان کیف وھو یؤدی الی تجویز نبی مع نبینا ﷺ اور بعدہ وذالک یستلزم تکذیب القرآن اذ قد نص انہ خاتم النبیین واخر المرسلین وفی السنۃ انا لعاقب لا نبی بعدی واجمعت الامۃ علی البقاء ھذا الکلام علی ظاھرہ وعذا الھدی المسائل المشھور التی کفرنا بھا الفلاسفۃ لعنھم اللّٰہ تعالیٰ۔''(۴۶)

(ان کے مذہب کا فساد محتاج بیان نہیں بلکہ مشاہدے اور کیوں نہ ہو جبکہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ ہمارے آقا ﷺ کے ساتھ یا بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو اور اس سے قرآن کریم کی تکذیب لازم آتی ہے اس لیے کہ اس کی تصریح کر دی گئی ہے کہ آپ خاتم النبیین اور آخر المرسلین ہیں اور حدیث میں ہے کہ میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اور امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر بغیر کسی تاویل و تخصیص کے رکھا جائے اور یہ بھی انہیں مسائل میں سے ہے جن کی وجہ سے ہم نے فلاسفہ ملاعنہ کی تکفیر کی ہے۔)

قول نمبر۴:

عارف باللہ شیخ عمادالدین اپنی مشہور کتاب حیات القلوب فی کیفیۃ الوصول الی المحبوب میں

فرماتے ہیں۔

"وان محمد افضل الانبیاء وان اللّٰہ تعالیٰ ختم بہ النبوۃ۔"(۴۷)

"اور یہ کہ محمد ﷺ سب انبیاء سے افضل ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبوت کو ختم فرما دیا ہے۔"

قول نمبر۵:

عارف باللہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی فتوحات میں تحریر فرماتے ہیں:

"فاخبر رسول اللّٰہ ﷺ ان الرویا جزو من اجزاء النبوۃ فقد بقی للناس فی النبوۃ ھذا لا یطلق اسم النبوۃ ولا النبی الاعلی المشرع خاصہ فحجر ھذا الامم مخصوص وصف معین فی النبوۃ۔"(۴۸)

(رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتلایا کہ (سچا) خواب اجزاء نبوت میں سے ایک جزو ہے تو لوگوں کے واسطے نبوت میں سے یہ جزو ورویا وغیرہ کا باقی رہ گیا ہے لیکن اس کے باوجود بھی نبوت کا لفظ اور نبی کا نام بجز صاحب شریعت کے کسی اور پر بولا نہیں جا سکتا تو نبوت میں ایک خاص وصف متیّن ہونے کی وجہ سے اس نام (نبی) کی بندش کر دی گئی۔)

قول نمبر۶:

شیخ عبدالغنی ملسیؒ شرح خصوص الحکم میں شیخ اکبرؒ کی ایک عبارت کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وقد انقطعت النبوۃ والرسالۃ نبوۃ بنینا ورسولنا محمد ﷺ بحیث لم یبق احد یتصف بذلک الی یوم القیامۃ۔" (۴۹)

(اور تحقیق نبوت ورسالت ہمارے رسول ونبی ﷺ کی نبوت پر ختم ہو چکی اس طرح ہر کہ کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہا جو قیامت تک اس وصف نبوت کے ساتھ متصف ہو سکے)

مسئلہ ختم نبوت پر اقوال فقہاء

قول نمبر۱:

الاشباہ والنظائر کتاب السیر والبردہ میں لکھتے ہیں:

"اذا لم یعرف ان محمد ﷺ آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات"(۵۰)

(جب کوئی شخص یہ نہ جانے کہ محمد ﷺ تمام انبیاء میں آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں اس لیے کہ آپ کا آخری نبی ہونا ضروریات دین میں سے ہے۔)

قول نمبر۲:

علامہ ابن نجیم بحرالرائق شرح کنزالدقائق میں تحریر فرماتے ہیں:

"ویکفر بقوله ان کان ما قال الانبیاء حقا او صدقا وبقوله انا رسول اللّٰه"(۵۱)

(اگر کوئی کلمہ شک کے ساتھ یہ ہے کہ اگر انبیاء کا فرمان صحیح اور سچ ہو۔ الخ تو کافر ہو جاہے اسی طرح اگر یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔)

قول نمبر ۳:

"اذا لم یعرف الرجل ان محمد ﷺ ذخر الانبیاء فلیس بمسلم ولو قال ان رسول اللّٰه ﷺ او قال بالفارسیة من پیغمبرم پیرییرید به من پیغام فی برم یکفر۔"(۵۲)

(جب کوئی آدمی یہ عقیدہ نہ رکھے کہ محمد ﷺ آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں اور اگر کہے کہ میں رسول اللہ یا فارسی میں کہے کہ میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ ہو کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں تب بھی کافر ہوجاتا ہے۔)

قول نمبر ۴:

"ودعوی النبوه بعد نبینا ﷺ کفر بالاجماع۔"(۵۳)

قول نمبر ۵:

"وکونه ﷺ خاتم النبیین مما نطقت به الکتب وصدعت به السنة واجمعت علیه الامة فیکفر مدعی خلافه ویقتل ان اصر"(۵۴)

(اور رسول اللہ ﷺ کا آخری نبی ہونا ان مسائل میں سے ہے جن پر تمام آسمانی کتابیں ناطق ہیں اور جن کو احادیث نبویہ نے نہایت وضاحت سے بیان کر دیا ہے اور جن پر امت نے اجماع کیا ہے۔ اس لیے اس کے خلاف کا مدعی کافر سمجھا جائے گا اور اگر اصرار کرے گا تو قتل کر دیا جائے گا۔)

قول نمبر ۶:

خلاصۃ الفتاوی میں امام عبدالرشید بخاری فرماتے ہیں:

"ولو ادی رجل النبوة وطلب رجل المعجزة قال بعضهم یکفر وقال بعضهم ان کان غرضه اظهار عجزه وافتضاحه لا یکفر"(۵۵)

(اور اگر کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور دوسرے نے اس سے معجزہ طلب کیا تو بعض فقہاء کے نزدیک یہ طالب معجزہ بھی مطلقاً کافر ہو جائے گا اور بعض نے یہ تفصیل فرمائی ہے کہ اگر اس نے اظہار عجز و رسوائی کے لیے معجزہ طلب کیا تھا تو یہ کافر نہ ہوگا۔)

قول نمبر ۷:

اور تحفہ شرح منہاج میں کلمات کفر شمار کرتے ہوئے لکھا ہے:

"او كذب رسولا او نبيا او نقصه جاي منقص كان صغراسمه مريدا تحقيره او جوزنبوة احد بعد وجود نبينا ﷺ وعيسیٰؑ نبی قبل فلا يرد۔"(۵۶)

(یا کسی رسول یا نبی کی تکذیب کرے یا کسی قسم کی تنقیص کرے جیسے اس کے نام کو تصغیر کے ساتھ بہ نیت تحقیر ذکر کرے یا کسی کی نبوت آنحضرت ﷺ کے بعد جائز کہے۔اور حضرت عیسیٰ آپ سے پہلے نبی ہو چکے ہیں اس لیے ان کے نزول سے اعتراض نہیں ہو سکتا۔)

قول نمبر۸:

شیخ سلیمان بجیریؒ نے فصول عمادی میں کلمات کفر شمار کرتے ہوئے لکھا ہے:

"وكذالو قال انا رسول الله او قال بالفاسية من پيغامبرم يديد به پيغام مى برم يكفر ولو انه حين قال هذه المقالة طلب غيره منه المعجزة قبل يكفر الطالب والمتاخرون من المشائخ قالوا ان كان غرض الطالب تعجيزه واقتضاجه لا يكفر۔"(۵۷)

(اور ایسے ہی اگر کہئے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں یا فارسی زبان میں کہے من پیغامبرم اور مراد یہ ہو کہ میں پیغام لے جاتا ہوں تو کافر ہو جائے گا اور جب اس نے یہ بات کہی اور کسی شخص نے اس سے معجزہ طلب کیا تو بعض کے نزدیک یہ طالب معجزہ بھی کافر ہو جائے گا لیکن متاخرین نے فرمایا ہے کہ اگر طالب معجزہ کی نیت طلب معجزہ سے محض اس کی رسوائی اور اظہار عجز ہو تو کافر نہ ہوگا۔)

مسئلہ ختم نبوت پر اقوال متکلمین کی روشنی

قول نمبر۱:

امام الحدیث والکلام حافظ ابن حزم اندلسیؒ نے ملل ونحل میں اس مسئلے کو متعدد مواقع میں روشن فرمایا ہے۔ایک جگہ فرماتے ہیں:

"فوجب الاقرار بهذه الجملة وصح ان وجود النبوة بعده عليه السلام باطل لا يكون البتة۔"(۵۸)

(پس ان تمام امور کا اقرار واجب ہے اور یہ بات صحیح طور پر ثابت ہوگئی کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی نبوت کا وجود باطل ہے اور ہرگز نہیں ہو سکتا۔)

قول نمبر۲:

اور شیخ امام عبدالسلام ابن ابراہیم مالکی المذاہب اس کتاب کی شرح اتحاف المرید میں فرماتے ہیں:

''ای ختم ربنا بنبوت جمیع الانبیاء قال تعالیٰ و خاتم النبیین ویلزم منه ختم المرسلین ایضا لان ختم الاعم ختم للاخص من غیر عکس فلا تبتداء نبوۃ و الشریعة بعده ﷺ''۔(۵۹)

(یعنی ہمارے پروردگار نے آنحضرت ﷺ کی نبوت سے تمام انبیاء کو ختم فرما دیا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وخاتم النبیین اور ختم نبوت سے ختم رسالت بھی لازم آتا ہے۔ کیونکہ نبوت عام ہے۔ عام کا ختم خاص کا اختتام بھی ہے۔ مگر اس کا عکس نہیں ہوتا اس لیے آنحضرت ﷺ کے بعد نہ کوئی نبوت شروع ہوگی نہ شریعت۔)

قول نمبر۳:

اور شیخ عبدالغنی نا بلسی شرح کفایۃ العوام میں لکھتے ہیں:

''اولهم آدم ثم الاخر منهم بحیث لیس بعده نبی ولا رسول اصلا محمد بن عبداللّٰہ خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ وهو النبی الباقی علی رسالته وان مات ﷺ ای آخر الزمان وانقطاع الدنیا۔''(۶۰)

(سب سے پہلے رسول آدمؑ پھر ان میں سے آخری نبی اسی طرح کہ ان کے بعد مطلقاً نہ کوئی نبی ہے اور نہ رسول وہ محمد ﷺ خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں اور آپ ہی ایسے نبی ہیں کہ آپ کی وفات کے بعد بھی آخر زمانہ اور فناء دنیا تک باقی ہے۔)

قول نمبر۴:

اور شرح عقیدہ سفارینی میں ہے:

''ومن زعم انها مکتسبة فهو زندیق یجب قتله لانه یقتضی کلامه واعتقاده ان لا تنقطع وهو مخالف للنص القرانی والاحادیث المتواترة بان نبینا ﷺ خاتم النبیین (الی قوله) وکان ذالك ممتداً من عد الاب اول الصفی آدم علیه السلام الی ان بعث الخاتم النبی الحبیب محمد ﷺ۔''(۶۱)

(اور جو شخص یہ سمجھے کہ نبوت کوشش اور سعی سے حاصل ہو سکتی ہے وہ زندیق ہے اس کا قتل کرنا واجب ہے اس لیے کہ اس کا یہ عقیدہ تو اس کی مقتضی ہے کہ سلسلہ نبوت کبھی ختم نہ ہوا اور یہ نص قرآنی اور احادیث متواترہ کے خلاف ہے جن میں ہمارے آقا ﷺ کا خاتم النبیین ہونا بیان کیا گیا ہے۔ (اس کے بعد فرماتے ہیں) اور یہ سلسلہ اسی طرح ممتد ہوتا چلا آیا یہاں تک کہ نبی ﷺ مبعوث ہوئے۔)

حواشی وحوالہ جات

۱۔ علامہ ابوالفضل جمال الدین محمد، لسان العرب، ج ا، مطبوعہ دار صادر، بیروت
۲۔ محبّ الدین ابی فیض سید محمد مراخی، تاج العروس، ج ا، مکتبہ دار الفکر،
۳۔ ابو منصور محمد بن احمد، تہذیب اللغۃ، ج ۴، مکتبہ دار احیاء التراث،
۴۔ المحکم وابوالحسن علی بن اسماعیل، المحیط الاعظم، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت
۵۔ اسماعیل بن حماد، جوھدری، تاج اللغۃ، مکتبہ دار العلم للعملابین، بیروت
۶۔ الدکتور جمیل احمد، حرکۃ التالیف باللغۃ العربیہ، جامعہ دراسات، کراچی
۷۔ کافی الکفاۃ، اسماعیل بن عباد، المحیط فی اللغۃ، مکتبہ عالم الکتب، بیروت
۸۔ علامہ ابوالفضل جمال الدین، محمد، لسان العرب، ج ا، مطبوعہ دار صادر، فصل فی الخاء
۹۔ محبّ الدین ابی فیض سید محمد، تاج العروس، ج ۶، فصل فی الخاء، مکتبہ دار الفکر
۱۰۔ محبّ الدین ابی فیض سید محمد، تاج العروس، ج ۶، فصل فی الخاء، مکتبہ دار الفکر
۱۱۔ کافی الکفاۃ، اسماعیل بن عباد، المحیط فی اللغہ، مکتبہ عالم الکتب، بیروت
۱۲۔ علامہ ابوالفضل جمال الدین، محمد لسان العرب، ج ا، مطبوعہ دار صادر، بیروت
۱۳۔ ابو منصور محمد بن احمد تہذیب اللغۃ، فی الخاء، ج ۴، مکتبہ دار احیاء التراث
۱۴۔ مفردات امام راغب اصفہانی، مفردات، فصل فی الخاء، دار الکتب العلمیہ
۱۵۔ ابوالحسن شیخ اللغۃ العربیہ، مجمع البحار، ۱/ ۳۲۹، مطبوعہ ایران
۱۶۔ محمد عمیم الامان مجددی، قواعد الفقہیہ فی تعریفات الفقہیہ، ص: ۲۵۳، دار الکتاب، کوئٹہ
۱۷۔ المائدہ ۶:۳
۱۸۔ اعراف ۹:۱۵۸
۱۹۔ سبا ۲۲:۲۸
۲۰۔ الانبیاء ۱۷:۱۰۷
۲۱۔
۲۲۔ النسآء ۵:۱۱۵
۲۳۔ الفتح ۲۶:۲۸
۲۴۔ البقرہ ۲:۴
۲۵۔ الحدید ۲۷:۱۰
۲۶۔ القشیری، ابوالحسن مسلم بن حجاج، الصحیح المسلم، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ، کراچی، ۲/ ۲۴۸، باب ذکر کونہ خاتم النبیین
۲۷۔ بخاری، جامع صحیح، ۱/ ۱۰۳۵، باب مبشرات

۲۸۔ صحیح مسلم، ۱/۱۱۱، باب اثبات الشفاعۃ واخراج الموحدین من النار، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ، کراچی
۲۹۔ القذوینی، محمد بن یزید، مطبوعہ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی: ابن ماجہ، ص: ۲۹۷، باب فتنۃ الدجال۔
۳۰۔ علاؤالدین بن علی، کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال، باب ولادۃ النبی ﷺ، مکتبہ موسسۃ الرسالۃ؛ المعجم الکبیر ج ۱۸، رقم الحدیث ۲۵۲
۳۱۔ علاؤالدین بن علی، کنزالعمال، مکتبہ مؤسسۃ الرسالۃ، رقم الحدیث، ۳۱۸۳؛ امام دارمی، سنن دارمی، رقم الحدیث ۵۰۔
۳۲۔ جلال الدین سیوطی، المعجم الکبیر، ج ۲۲، رقم الحدیث ۷۹۷؛ ایضاً، ج ۸، رقم الحدیث ۷۵۳۵
۳۳۔ امام احمد حنبل، مسند احمد، ۷/ ۳۹۶، قاہرہ، حاشیہ مسند احمد، رقم الحدیث ۲۳۲۵۱، دارالحدیث قاہرہ
۳۴۔ علاؤالدین بن علی، کنزالعمال، رقم الحدیث، ۳۲۲۶۹
۳۵۔ علاؤالدین بن علی، کنزالعمال مکتبہ مؤسسۃ الرسالۃ، رقم الحدیث ۳۱۹۱۶/ ۳۲۱۲۶
۳۶۔ طبری، ابوجعفر بن جرید، جامع البیان فی تاویل القرآن، ۱/ ۳۰۵، مطبوعہ الکتب العلمیہ بیروت
۳۷۔ الحافظ عمادالدین اسماعیل بن کثیر، ابن کثیر، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی، ۳/ ۶۴۵
۳۸۔ جاراللہ زمخذری، الکشاف عن حقائق التزیل وعیون الاقاویل، ۳/ ۵۵۳، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
۳۹۔ سید محمود آلوسی، روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، ۱۱/ ۲۹۰، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوئٹہ
۴۰۔ سید محمود آلوسی، روح المعانی، ۱۱/ ۳۰۰، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ
۴۱۔ علاؤالدین علی بن محمد ابراہیم البغدادی باب التاویل فی معانی التنزیل
۴۲۔ علامہ نسفی، مدارک التنزیل/ خازن حاشیہ، ۳/ ۳۷۰، دارالکتب العلمیہ، بیروت
۴۳۔ امام ابوالبقاء، کلیات ابی البقاء، ص: ۳۱۹، بیروت، لبنان
۴۴۔ امام عبدالرحمٰن جامی، شرح تعریف برعقائد، ص: ۱۴، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
۴۵۔ الشیخ عبدالقادر جیلانی، الغنیۃ لطالب الحق، ص: ۱۸۰، فی بیان طرق فرق الضالۃ عن طریق الحق، دارالکتب العلمیہ، بیروت
۴۶۔ شیخ عبدالغنی نابلسی، شرح فرائد از کفار، ص: ۴۲، مطبوعہ بیروت، لبنان
۴۷۔ شیخ عمادالدین، حیات القلوب فی کیفیۃ الوصول الی المحبوب، ۲/ ۴، سرکی روڈ کوئٹہ
۴۸۔ علامہ زین الدین بن ابراہیم نجیم، الاشباہ والنظائر، ص ۱۹۰، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی: محی الدین، فتوحات، ۲/ ۲۹۵
۴۹۔ شیخ عبدالغنی ناپلسی، شرح مخصوص الحکم، ص: ۸۱، مطبوعہ ایران
۵۰۔ علامہ زین الدین بن ابراہیم نجیم، الاشباہ والنظائر، ص: ۱۹۰، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

۵۱۔ ابن نجیم، علامہ زین الدین بن ابراہیم بن محمد، البحر الرائق شرح کنز الدقائق، ۵/۲۰۳، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
۵۲۔ شیخ نظام الدین و جماعۃ من علماء الہند، الفتاوی الہندیہ، المعروف عالمگیری، ۲/۲۶۳، مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
۵۳۔ الامام الفقیہ الاعظم، شرح فقہ اکبر، ص:۲۰۲، مطبوعہ بیروت، لبنان
۵۴۔ سید محمود آلوسی، روح المعانی، ۱۱/۳۰۰، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ
۵۵۔ امام عبد الرشید بخاری، خلاصۃ الفتاوی، ۳/۳۸۶، موسسۃ العلمیہ، ایران
۵۶۔ ابوالحسن بن محمد، تحفہ شرح منہاج من کلمات کفر، ص:۴۳ دار العلمیہ کراچی
۵۷۔ شیخ سلیمان بجیری، فصول عمادی، ص:۱۳۰، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ
۵۸۔ ابو محمد علی بن احمد اندلسی، فصل فی العقائد، الملل والنحل، ۱/۷۷
۵۹۔ شیخ عبد السلام بن ابراہیم مالکی، اتحاف المرید، ص:۱۲۱
۶۰۔ شیخ عبد الغنی نابلسی، شرح کفایۃ العوام، ص:۱۸
۶۱۔ سفارینی، شرح عقائد سفارینی، ص:۲۵۷